سوال

کیا عورت کےلیے شادی سے قبل مانع حمل گولیاں استعمال کرنا جائزہیں کہ کہیں حمل ہوجائے اورپھر شادی ناکام ہونے کی بنا پر طلاق ہوجائے اوروہ بچہ کے ساتھ باقی رہے ؟ کیا شب زفاف میں خاوند کوبتانا واجب ہے کہ وہ گولیاں استعمال کرے گی ؟ توکیا اوپر بیان کی گئی کی روشنی میں یہ جائز ہے کہ شادی کے صرف پہلے برس مانع حمل گولیاں استعمال کی جائیں ، احتمال ہے کہ کہیں شادی ناکام نہ ہوجائے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے ، اوردورو وسلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعدازاں :

جب طبی طورپر یہ ثابت ہے کہ مانع حمل گولیاں استعمال کرنے میں عورت کونقصان اورضرر ہوتا ہے تواس بنا پرمانع حمل گولیاں استعمال کرنا جائز نہیں چاہے وہ شادی سے قبل ہوں یا پھر شادی کے بعد ، کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ ضرر سے بچنا چاہیے جوکہ اللہ تعالی نےاپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے :

اورتم اپنے آپ کوقتل نہ کرو

اورایک دوسرے مقام پرکچھ اس طرح فرمایا :

اوراپنے ہاتھوں کوہلاکت میں نہ ڈالو ۔

لیکن اگرایسا ہوسکے کہ کوئی ایسی گولیاں تیار کرلی جائیں جونقصان اورضرر سے خالی ہوں توپھر ہوسکتا ہے ۔

اوررہا مسئلہ منع حمل کا تواس بارمیں گزارش ہے کہ شادی کے شروع میں یہ گمان کرتے ہوئے کہ کہیں شادی ناکام نہ ہوجائے کسی ایسے وسیلہ سے حمل روکنا جونقصان دہ نہ ہواس میں بہت سی محذورات پائی جاتی ہیں :

- ہوسکتا ہے کہ یہ بدشگونی اوربدفالی ہے ، اس لیے کہ اس نے ناکامی کی توقع کی ہے ۔

- ہوسکتا ہے اس سے خاونداور بیوی کے مابین سوء معاشرت پیدا ہو ، اوردونوں طرف سے شر محسوس کیا جائے گا ، کیونکہ یہ تومعروف اورمعلوم ہے کہ نکاح کے مقاصد میں نسل کا ہونا شامل ہے ، اورجب کسی معین سبب کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوخاونداور بیوی کے مابین تعلقات میں کشیدگی پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہے ، اورپھر جب خاوند پر یہ انکشاف ہوکہ بیوی کا یہی مقصد ہے توتعلقات اورزیادہ کشیدہ ہوجاتے ہیں ۔

- عورت کے ہاں حمل ہی ایک ایسی چیز ہے جواس کے خاونداوراولاد کےلیے محبت ومودت اوررحم دلی کا شعورپیدا کرتی ہے ، توجب حمل کوہی روک دیا جائے توپھر اس کے برعکس صفات پیدا ہونگی ۔

- فقہاء رحمہم اللہ تعالی نے عزل یا پھر حمل کی نالی بند کروانے میں یہ شرط رکھی ہے کہ اس میں طرفین یعنی خاونداور بیوی کی رضامندی شامل ہونی چاہیے ، اس لیے کہ دونوں کوبچہ حاصل کرنے کا حق ہے ، اس لیے عورت کےلیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کی اجازت ورضامندی کے بغیر مانع حمل ادویات استعمال کرے ۔

-ناکامی کے خوف اور معاشرے میں کثرت طلاق کو اس طریقہ سے ختم نہیں کیا جاسکتا، بلکہ اس کا علاج تو یہ ہے کہ خاوند کا اختیار صحیح ہو، اور وہ شروط جو شریعت نے خاوند اور بیوی میں رکھی ہیں وہ تلاش کرنی چاہییں اور پھر منگتر کو دیکھنے کا موقع دینا چاہیے کیونکہ یہ نکاح کے بعد محبت و مودت کے حصول کا سبب ہے، اور اس کے علاوہ دوسرے وسائل بھی۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے لیے ہمارے معاملات میں آسانی وھدایت پیدا فرمائے، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

واللہ اعلم.

الشیخ محمد صالح المنجد

5196